سوال

(265) نمازعیدین کے بارے میں مختلف سوالات

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

(1) حدیث میں ہے ''لا یبنی فیہ لبنة علی لبنة ولا خیمة،، کیا اس مضمون کی کوئی

حدیث صحیحین میں آئی ہے؟ اور یہ حدیث کیسی ہے؟ آبادی سے باہر عیدین کے لیے عدم واقفیت کی بنا پر مسجد یا چہار دیواری کی تعمیر ہو چکی ہے، کیا اسے منہدم کر دینا چاہیے؟

(2) شہر، قصبہ، گاؤں کا جامع مسجد میں بغیر عذر شرعی عیدین کی نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

(3) آبادی کے اندر خاص عیدین کے لیے مسجد یا چہار دیواری کی شکل تعمیر کرنا جائز ہے؟

(4) آبادی کے اندر شہر ہو، قصبہ ہو، گاؤں کوئی وسیع میدان وہاں عیدین کی نماز ہو سکتی ہے؟ یا آبادی کے باہر میدان شرط ہے؟

(5) آبادی سے باہر خواہ شہر ہو، قصبہ ہو، گاؤں میں عیدین کے لیے مسجد یا چہار دیواری تعمیر کی جا سکتی ہے یا بدعت ہو جائے گی۔

(6) آبادی سے باہر عیدین کے لیے مسجد یا چہار دیواری کی شکل تعمیر کر دی گئی ہے اب آبادی بڑھ جانے سے وہ مسجد یا چہار دیواری وسط آبادی میں ہو گئی ہے۔ اس مسجد یا چہار دیواری کے لیے کیا حکم ہے؟

(7) آبادی سے باہر میدان میں عیدین کی نماز ہوتی تھی، اب آبادی بڑھ جانے سے وہ میدان وسط میں آگیا ہے اب اس میدان میں عیدین کی نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

(8) بعض جگہ عیدالفطر کی نماز آبادی سے باہر میدان میں ادا کی جاتی ہے اور عیدالاضحیٰ کی نماز میں، کیا ایسا کرنا جائز ہے بغیر عذر کے؟

(9) نبی ﷺ نے آبادی سے باہر کھلے میدان میں عیدین کی نماز پڑھنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اس کا کیا مقصد ہے اور کیا فائدہ ہے؟

زید کہتا ہے کہ عیدین کی نماز میں جماعت بڑی ہو جاتی ہے اور اس کے لیے جامع مسجد ناکافی ہوتی ہے۔ لہذا میدان میں عیدین کی نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے؟

یہ سن کر عمرو نے کہا کہ نہیں بلکہ شان اسلام، شان مسلمان بڑھانے اور کفار کو مرعوب کرنے کے لیے آبادی سے باہر کھلے میدان میں عیدین کی نماز ادا کرنے کا حکم دیا گی ہے۔ زید نے کہا کہ اس سے ہمیں اتفاق ہے۔ دراصل اسلام کے کل احکام بلا سبب نہیں ہیں۔ فرد اور شخصی زندگی کی کوئی حقیقت نہیں ہے،، جماعتی زندگی کو دنیا کی ہر متمدن قوم نے فروغ دیا ہے۔ اور اس کو کامیابی کا راز تصور کیا ہے۔ اسلام نے بلا تعصب ملک اور قوم کے ہر ایک اچھے کام کو بہت پسند کیا ہے،، جماعتی زندگی کو نہ صرف اسلام نے پسند فرمایا ہے بلکہ متبع کو اس کا مکلّف کر دیا ہے اور اس کے خلاف ورزی کرنے والے کو وعید۔

اسلام نے جب نماز کا حکم دیا تو ساتھ ہی جماعت کا بھی حکم دے دیا۔ مگر ہر شخص پر روز اور ہر وقت اس کا پابندی ہونے سے مجبور ہے ہفتہ میں ایک روز جماعت کا قیام نہایت

ضروری ہوا۔ اس کے لیے جامع مسجد کا ہونا ضروری ہوا۔ یہ تو شہر کے لیے۔ دیہاتوں میں تو اکثر ایک ہی مسجد ہوتی ہے۔ ایک اور اسلامی اجتماع اس سے بڑی اور سال میں دوبارہ ہوتی ہے، اس عظیم الشان نظارہ کے لیے میدان میں جمع ہونے کا حکم دیا۔ ایک اور اسلامی عالم گیر اجتماع جو سال بھر میں ایک بار ہوتی ہے اور اصاحب ثروت پر زندگی میں ایک بار اس اجتماع میں شرکت ضروری قرار دیا گیا ہے عالم گیر اجتماع کے لیے میدان عرفان جگہ قرار دی گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس اجتماع سے شان اسلام بڑھتی ہے اور کفار مرعوب ہوتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ زید حق پر ہے اور عمرو؟ تلک عشر کاملۃ

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

یہ حدیث ہمارے علم میں نہیں اگر آپ کو یہ الفاظ مل جائیں تو ہمیں بھی اطلاع دیں۔ مسنون طریقہ یہی ہے کہ نماز عید کے لیے کھلے میدان میں آبادی سے باہر پڑھی جائے۔ اگر خاص جگہ پڑھی جائے تو حرج نہیں۔ اگر خاص وجوہات کی بناء پر صلوۃ عید چہار دیواری میں پڑھی جائے تو نماز ہو جاتی ہے۔ ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسر

ج: نماز عیدین دو رکعت کھلے میدان میں ایک جگہ خاص کر کے ادا کرنی سنت ہے۔ عیدگاہ نبوی صحراء میں تھی جیسا کہ ابن ماجہ نے روایت کیا ہے: ''إن المصلی كان فضاء، ليس فيه شئی يستتر به،، (طبع مصر 203/1).

ترجمہ: ''عیدگاہ نبوی میدان میں تھی وہاں ایسی بھی کوئی شے نہ تھی کہ اس کا سترہ اور آڑ بنایا جاسکے،،۔ اور ابن ماجہ کے شیخ عمر بن شبہ نے روایت کیا ہے: ''لایبنی فیه لبنة علی لبنة ولا خیمة،، (خلاصۃ الوفاء الوفاء للسمہودی طبع دوم ص: 177 ووفاء الوفاء للسمہودی طبع مصر 21/2 معروف بہ تاریخ مدینہ) ترجمہ: ''عیدگاہ میں اینٹ پر اینٹ بنائی جائے، نہ خیمہ وہاں نصب کیا جائے۔،،۔

حدیث ابن ماجہ کو سندھی محشی صحیح اور اس کے راویوں کو ثقہ لکھتا ہے اور حدیث دوم کے رجال کا حال معلوم نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے صرف ایک بار بارش کے وقت اپنی مسجد میں نماز عید ادا فرمائی تھی اور کبھی مسجد میں نہیں۔ حالانکہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے دس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے باوجود اس فضیلت کے بھی نماز عیدین میں نہیں پڑھتے۔ پس مسجد میں ہرگز نماز عیدین نہیں پڑھنی چاہیے۔ رہ گئی چہار دیواری والی عیدگاہ تو نماز اس میں ادا ہو جائے گی، لیکن نہ پڑھنا اولیٰ ہے۔ اسے چھوڑ کر میدان میں نماز ادا کریں۔ اللہ اعلم

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

محدث فتویٰ